الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ عجالہ مسمّی بہ

اقوال الصوفیا
فی
وصی المصطفیٰ

مؤلفہ بابا ابو رحمت حسن صاحب القادری ساکن غفران منزل شوراب دروازہ
میرٹھ شہر

باہتمام منشی عبدالمجید صاحب پرنٹر

مطبع شمس المطابع میرٹھ میں طبع ہوا

بار اول ایک ہزار — سنہ ۱۳۳۸ھ — قیمت فی جلد ۲ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ رب العلمین
الرحمن الرحیم
ملک یوم الدین
ایاک نعبد و ایاک نستعین
اہدنا الصراط المستقیم
صراط الذین انعمت علیہم
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحَمدُ للہِ رَبِّ العٰلَمِینَ ۝ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ

آلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجمَعِینَ اما بعد ناظرین باتمکین پر واضح ہو کہ اِن دنون ایک

رسالہ "الوقاص" نامی دیکھنے مین آیا جسکے مصنف مولانا عارف صاحب جبل پوری

ہین جسکے سرِ ورق پر یہ لکھا ہوا نظر آیا کہ حضرت علی وصی الرسول نہ تھے جس پر شیعون

خصوصاً داودی بوہرون کے ملّا صاحب کے عقاید کی بنیاد ہے جو کہ اِس تحریر سے

قطعاً باطل ثابت ہوتی ہے اور پھر ملّا صاحب داعی مطلق نہین قایم رہسکتے ہم نے اِس

رسالہ کو نہایت شوق سے خریدا اور حرف بحرف مطالعہ کیا تو یہہ معلوم ہوا کہ رسالے

کی تصنیف کی وجہ حسد ہے کہ مصنف کو ملّا صاحب یا مولانا سید عبد العزیز صاحب احمد ترمذی

سے ہے کہ اُنہون نے شیمۃ الاخلاص کے صـــــ ۲۱ مین یون لکھا ہے۔

دے بہر حال یہہ اچھی طرح ثابت ہوگیا کہ لفظ اہل الجماعت والسنّت سے مراد بلاقیل

وقال عامۂ مسلمین ہین (فرقۂ اہل السنّت والجماعت نہین کیونکہ فرقۂ اہل السنّت

والجماعت کو آجتک کسی نے اہل الجماعت والسنّت کرکے نہین لکھا اور یہہ دو لُغت

الگ الگ ہین دونون کا مفہوم جداگانہ ہے) اب رہا اقرار وصی اِس مین دنیائے

اِسلام متفق علیہ ہے اور خصوصاً صوفیائے کرام واہل تشیع کہ مرتبہ وصی حضرت

علی کرم اللہ وجہہ کو بالا و برتر جانتے ہین اور یہہ اعتقاد رکھتے ہین کہ بلا وصایت حضرت علی

کے راہ نجات مسدود ہے ۔
اور بلا تحقیق صفحہ ۲۱ میں لکھ مارا کہ امام حسن بصری رح سے سلسلہ تصوف شروع ہوتا ہے ان کے بعد بھی جس قدر صوفیائے کرام گذرے ہیں سب کا حال دیکھ لو۔ کوئی بھی اس وصایت کا قایل نہیں۔ حالانکہ اس سلسلہ کے امام اوّل حضرت علی ہیں اور وصایت کے قایل بہت سے صوفی گزرے ہیں جیساکہ آگے چل کر ناظرین کو روشن ہوگا۔
اب ناظرین انصاف فرمائیں کہ جس وقص کی بنیاد حسد و حقد لاعلمی پر مبنی ہو وہ کیونکر جادہ مستقیم یا رشد وہدایت ہوسکتا ہے اور سالکان طریقت اُسے پڑھ کر کیسے خاموش رہ سکتے ہیں۔ لہذا اس شاہ راہ سے روڑے کا اکھیڑنا ضروری ہوا ورنہ یہ عاجز کہاں اور بحث و مباحثہ کہاں ؎

کفر ست در طریقت ما کینہ داشتن　　　آئیں ماست سینہ چو آئینہ داشتن

ویسے ہی الوقاص کے مفتیوں کا یہ فتویٰ کہ فلاں سیّد سنی نہیں وغیرہ بنا رفاسد علی الفاسد ہے محققانہ و منصفانہ نہیں کہ قابل قبول اہل تصوف ہوے ہر کسے بر خلقتِ خود می تند کا مضمون ہے اہل حال کو اس کا ذرہ بھر بھی ملال نہیں ؎

مرا ملال از گفت کافر　　　چراغ کذب را نبود فروغے
مسلمان گفتمش بہر مکافات　　　کہ نبود جز دروغے را دروغے

چونکہ صوفیائے کرام کا مسلک جدا ہے اور اہل قیل و قال کا رستہ الگ ہے اس واسطے ناظرین سے التماس یہ ہے کہ وہ صوفیائے کرام کی کتابیں ملاحظہ فرمائیں ظاہری قیل و قال پر نہ جائیں ؎

کجا ذرہ کجا آں نور ادراک
چہ نسبت خاک را با عالم پاک

چونکہ یہہ مسئلہ وصیت اور خلافت کے متعلق ہے اور محض حضرت علی کرم اللہ وجہہ
کی ذات سے تعلق رکہتا ہے اسواسطے مین صوفیائے کرام کے اُن اقوال کو جوکہ انہون
نے حضرت ابوبکر صدیق رض و حضرت عمر فاروق رض و حضرت عثمان ذوالنورین رض کی مدح و منقبت
مین لکہے ہین اِس مختصر مین نقل نہین کرونگا کیونکہ وہ سب مسلم اور الوقاص کی و حضرت
احمد صاحب کی بحث سے خارج ہین اسلیئے ناظرین کرام سے یہہ التماس لابدی ہے کہ محض
حضرت علی کے مناقب نقل کرنے اور دیگر اصحاب کے فضایل اس مختصر مین نہ لانے سے
مجھے متہم نہ کرینگے اور بزرگانِ صوفیائے سے بدظن نہون کیونکہ انہون نے جہان
حضرت علی کی شان مین اتنا لکھا ہے وہان دیگر اصحابہ کی شان مین بہت کچھ لکھا ہے وہ
سب اگر یہاں پر لکھا جاتا تو رسالے کا حجم چوگنا ہو جاتا۔ اس وجہ سے
میں نے اُسے نہیں لکھا اور صرف حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شان دکھانے پر
اکتفا کیا ہے تاکہ ہر عام و خاص کو یہ معلوم ہو جائے کہ صوفیائے کرام دل و
جان سے حضرت علی ع کو وصی اور وصی سے برتر مانتے ہیں اس بابہ میں سید احمد
صاحب حق بجانب ہیں اور الوقاص کی تحریر حسد و حقد پر مبنی اور سرتاپا غلط
ہے۔ فقط۔

بہی خواہِ زمن بابا ابو رحمت حسن۔ غفران منزل پشوراب دروازہ

شہر میرٹھ

۱۳۳۸ ہجری

پہلا باب

ان حدیثون کے بیان مین جو کہ حضرت علی مرتضےٰ شیر خدا کی شان مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہین اور سب سے زیادہ تر مشہور اور بلا خلاف مسلم و مقبول ہین اور اس باب مین دو فصلین ہین فصل اول آنحضرت کرم اللہ وجہہ کے سب سے بالا و برتر ہونے کے بیان مین ہے اور فصل دویم اُن حدیثون کے بیان مین ہے جو کہ آپکے ولی عہد و وصی ہونے پر دلالت کرتی ہین۔

فصل اول حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی علو شان کے بیان میں

۱۔ عن عمران بن حصین رضؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان علیاً منی وانا منہ وھو ولی کل مومن۔ رواہ الترمذی (مشکوۃ شریف باب مناقب علی) ترجمہ۔ جامع ترمذی مین عمران بن حصین رضؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے علیہ وسلم نے فرمایا اس مین کوئی شک نہین کہ علی کرم اللہ وجہہ مجھ سے ہین اور مین علی سے ہون اور علی ہر ایک مؤمن کا ولی ہے۔

۲۔ عن حبشی بن جنادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی وانا من علی ولا یؤدی عنی الا انا او علی رواہ الترمذی ورواہ احمد عن ابی جنادۃ (ایضاً) ترمذی مین حبشی بن جنادہ رضؓ سے اور مسند احمد

مین ابوجنادہ رض سے روایت ہے دونون نے کہاکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ علی رض مجھ سے ہین اور مین علی سے ہون اور میری طرف سے کوئی نہین اداکر سکتا سوائے میرے یا حضرت علی رض کے (مشکوٰۃ شریف باب مناقب علی کرم اللہ وجہہ)

۳۔عن البراء بن عاذب فی حدیث طویل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی وانا منک متفق علیہ (باب بلوغ الصغیر ایضا)

ترجمہ بخاری و مسلم مین حضرت براء بن عاذب سے روایت ہے کہ انہون نے ایک لمبی چوڑی حدیث بیان کی اور اس مین کہاکہ آنحضرت نے حضرت علی کو مخاطب کرکے فرمایاکہ اے علی تو مجھ سے ہے اور مین تجھ سے ہون (مشکوٰۃ شریف باغ بلوغ الصغیر)

۴۔عن زید بن ارقم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ رواہ احمد والترمذی (الف) ترجمہ ترمذی اور مسند احمد مین حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ مین جسکا مولا ہون اُسکا مولا علی ہے (مشکوٰۃ شریف باب مناقب علی رض)

۵ عن البراء بن عاذب و زید بن ارقم فی حدیث طویل قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ رواہ احمد (ایضا) مسند احمد مین ایک طویل حدیث مین براء بن عاذب اور زید بن ارقم سے روایت ہے کہ ان دونون نے کہاکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ بارخدایا مین جسکا مولا ہون اُسکا مولا علی ہے بارخدایا تو دوست بن

اُسکا کہ جو علی کا دوست ہے اور دشمن بن جا اسکا جو علی کا دشمن ہے (مشکوٰۃ شریف باب مناقب علیؑ)

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی شریف کے چھٹے دفتر مین اِس حدیث کو نقل فرما کر یہہ ارشاد فرمایا ہے ؎

زین سبب پیغمبرِ با اجتہاد	نام خود وان علی مولا نہاد
گفت ہر کس را منم مولا و دوست	ابن عم من علی مولائے اوست
کیست مولا آنکہ آزادت کند	بند رقیت ز پایت بر کند
چون بآزادی نبوت ہادی ست	مؤمنان را ز انبیا آزادی ست
اے گروہ مؤمنان شادی کنید	ہمچو سرو و سوسن آزادی کنید

۶ عن علی رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا دار الحکمۃ وعلی بابھا رواہ الترمذی (ایضاً) ترجمہ ترمذی مین حضرت علی سے منقول ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین دار حکمت ہون اور علی اُسکا دروازہ ہے (مشکوٰۃ شریف باب ایضاً)

۷ صحیح مستدرک مین حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انا مدینۃ العلم وعلی بابھا ترجمہ کہ مین علم کا شہر ہون اور علی اُسکا دروازہ ہے۔

۸ عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لعلیٍ انت منی بمنزلہ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی متفق علیہ

ترجمہ بخاری و مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روائت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علی کرم اللہ وجہہ کو فرمایا تو مجھ سے منزلت پر ہارون کی ہے حضرت موسےٰ سے ہان یہہ بات ضروری ہے کہ وہ حضرت موسےٰ کے بعد نبی تھے اور میرے بعد کوئی نبی نہین ہے (مشکوۃ شریف باب مناقب علی کرم اللہ وجہہ)

۹ عن علی کرم اللہ وجہہ قال کانت بی منزلۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم تکن لاحد من الخلایق آتیہ باعلی سحر فاقول السلام علیک یا نبی اللہ فان تنحنح انصرفت الی اھلی والا دخلت علیہ رواہ النسائی (ایضاً) ترجمہ سنن نسائی مین حضرت علی سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ مجھے حضرت محمد رسول اللہ سے قرب منزلت حاصل تہا کہ مخلوق مین کسی کو حاصل نہ تھا مین بڑی سحر کو آپ کے پاس آتا اور دروازے پر کھڑے ہو کر سلام عرض کرتا پھر آنجناب اگر اشارے سے منع کرتے تو اپنے گھر چلا جاتا اور نہ منع کرتے تو خلوت خانہ مین حاضر ہوتا (مشکوۃ شریف باب ج)

ولی مادر زاد حضرت محمد بن ملک داد مولانا جلال الدین رومی رح کے مرشد و روحانی اُستاد شمس الدین تبریزی منزلت مذکورہ کی شان والا شان کے جاننے والے اپنی کلیات مین ذیل کے اشعار بزبان الہام بیان اس طرح فرماتے ہین کلیات مطبوعہ نولکشور صفحہ ۳۵۵ ملاحظہ ہو ؎

مصطفےٰ را غیر او ہمدم نبود	در حقیقت راز دار مصطفاست

مصطفیٰ و مرتضےٰ ہر دو یکے ست	تا نگوئی تو زیک دیگر جداست
دو چراغ اند و از یشان یک شعاع	نور ایشان کے زیکدیگر جداست
گر جدا دانی علی از مصطفیٰ	دشمن جانت خدائے کبریاست

۱۰۔عن ابن عباسؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بسد الابواب الا باب علی رواہ الترمذی (ایضاً) ترجمہ ترمذی مین حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سوائے باب علی کے تمام دروازون کو بند کر ڈالنے کا حکم صادر فرمایا (مشکوۃ شریف باب مذکور)

۱۱۔عن زید بن ارقم قال کان لنفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابواب شارعۃ فی المسجد فقال یوماً سدوا ھذہ الابواب الا باب علی فتکلم فی ذلک ناس فقام رسول اللہ صلی علیہ وسلم فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد فانی امرت بسد ھذہ الابواب غیر باب علی فقال فیہ قائلکم وانی واللہ ما سددت شیئاً ولا فتحتہ ولکنی امرت بشیئٍ فاتبعتہ رواہ احمد (الرحمۃ المھداۃ علی من یرید زیادۃ العلم علی احادیث المشکوۃ مطبوعہ فاروقی دہلی)
مسند احمد مین زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ مسجد نبوی مین بہت سے دوستون کے دروازے تھے ایک دن آنحضرت نے ان کے بند کر دینے کا حکم فرمایا مگر حضرت علی کا دروازہ بند کرنے کا حکم نہ دیا لوگون نے اس مین گفتگو کی آنحضرت نے ممبر پر کھڑے ہوکر خدا تعالےٰ کی حمد وثنا کی اسکے بعد فرمایا کہ مجھے علی کے دروازہ کے سوا تمام دروازے

بند کرا دینے کا حکم دیا گیا ہے اور اسمین کوئی کچھ کہتا ہے حالانکہ مین خدا کی قسم کہا کر کہتا ہون کہ مین کسی شئے کو بند کرتا ہون نہ کھولتا ہون مگر اللہ تعالے کے حکم سے کہ جسکے کھلا رکہنے کا حکم دیتا ہے مین اُسے کھلا رکہتا ہون اور جسکو بند کرنیکا حکم دیتا ہے اُسے مین بند کر دیتا ہون (الرحمۃ المہدات مذکور مطبوعۂ دہلی)

سد الابواب کی رمز کو پہچاننیوالے حضرت علی کی شان کو جاننے والے بسان الغیب خواجہ شمس الدین صاحب حافظ دیوان ردیف رامین اسطرح رقمطراز مین

شمع بزم آفرینش شاہ مردانست وبس		گر توئی از جان غلام شاہ مردان غم مخور

نیز رباعیات مین فرمایا ہے ؎

از جملہ آفرینش کون ومکان		مقصود خدا علی واولاد علی است

۱۲ عن ابی سعید الخدریؓ قال شکی الناس علیا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیباً فقال یاایھا الناس لاتشکوا علیاً فواللہ لاخشن فی ذات اللہ و فی روایت کعب بن عجرۃ لاتسبوا علیاً فانہ ممسوس فی ذات اللہ رواہا فی الحلیۃ (ایضاً۔ باب مناقب علی کرم اللہ وجہہ)

ترجمہ ابو نعیم نے حلیہ مین حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کی کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے لوگون نے حضرت علی کا شکوہ کیا آپنے وہ شکوہ سنکر خطبہ پڑہا اور لوگون کو مخاطب کر کے فرمایا کہ علی کا شکوہ مت کرو وہ اللہ تعالے مین بڑے کرے ہین اور کعب بن عجرہ کی روائت مین ہے کہ علی کی شان مین بدنہ بولو اسلئے کہ وہ اللہ تعالے کی ذات مین ممسوس ہین (الرحمۃ المہدات باب)

فصل دوئم

۱۳- واخرج الحاکم وابن سعدٍ من طُرُقٍ انہ صلی اللہ علیہ وسلم مات وراسہ فی حجر علی (رسالہ باثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ صلا)

ترجمہ صحیح مستدرک مین حاکم نے اور ابن سعد نے اپنی مسند مین کئی طریقون سے روایت کیا یہ کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کی گود مین وفات پائی (شیخ عبدالحق دہلوی)

۱۴- عن ابن عباس قال کنا نتحدث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عہد الی علی سبعین عہد الم یعہد الی غیرہ رواہ فی الحلیۃ (الرحمۃ المہدات مذکورۂ بالا)

ترجمہ ابو نعیم نے حلیہ مین ابن عباسؓ سے نقل کیا کہ اُسنے کہا ہم لوگ آپس مین باتین کیا کرتے تھے ان عہدون کی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے ستر عہد باندھے تھے (الرحمۃ المہدات مذکور)

التوضیح والتلویح

۱۔ "علی مِنی وانا منہ" حدیث ۱ و ۲ و ۳ مین وارد ہے یہہ دُر دانہ درج مصطفےٰ بے نظیر و بے بہا ہے انسان کی زبان قاصر البنیان سے اُسکی تشریح ہو ہی نہین سکتی ظاہری عُلما اس سے قطعاً ناواقف ہین۔

۲- "ولا یوَدّی عنی الا انا او علی" حدیث ۲ مین موجود حضرت علی کی علو ہمت وشان منزلت پر دال ہے کہ رسول خدا و علی مرتضٰے کے سوا کوئی اس شئے کو ادا نہین

کر سکتا جس شئے کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ فقرہ ارشاد فرمایا ہے علمائے ظاہر اس سے ناواقف ہین۔

۳۔ "وھو ولی کل مؤمن" حدیث ۳ مین ہے لفظ کل کے احاطہ مین جملہ مؤمنین داخل ہین ایک بھی اس سے باہر نہین اور ولی کے لغوی و اصطلاحی معنوں سے علمائے ظاہر بخوبی واقف ہین

۴۔ "من کنت مولاہ فعلی مولاہ" حدیث ۴ مین وارد ہے اِس سے واضح ہے کہ ہر ذی عقل کا مولے علیؓ ہے کوئی ذیشعور آپکی مولائیت سے باہر نہین۔

۵ "علی بابہا" حدیث ۶ و ۷ مین عیان ہے اِس سے واضح ہے کہ علم و دانش کا دروازہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہین ؎

مصطفےٰ شہرِ علوم و مرتضےٰ بابِ علوم		ہر کسے از در نشد در شہر کے یابد گذار

۶ "منزلت علی و منزلت ہارونؑ" حدیث ۸ مین درج ہے حضرت ہارون کا وزیر و اہل موسیٰ ہونا آیۂ شریفہ "وجعل لی وزیرا من اھلی ھارون اخی اشدد بہ ازری" سے ظاہر ہے اور اِس حدیث سے واضح ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل اور وزیر بصفات مذکورالصدر حضرت علی کرم اللہ وجہہ تھے آپکی اِس شان عظمت نشان کو علمائے باطن نے جانا اور اپنی اپنی تصنیف مین جدا جدا لفظون مین بیان فرمایا ہے جیساکہ آگے چلکر مذکور ہوگا۔

۷ "منزلت علی" کہ حدیث ۹ مین وارد ہے اِس سے حضرت علیؓ کی زبانی بیان منزلت واضح ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک حضرت علی کا مرتبہ

الدنیا و مافیہا سے زیادہ تر عزیز و اعلے و اولے بر تر تھا بمقدس لفظ۔ کنز تکن لاحد من الخلائق اس پر شاہد ہے اور خلایق مین تمام موجودات داخل ہے عُلماء باطن اس رمز سے بخوبی واقف ہین ؎

تو گرفتار ابو بکر و علی		تو چہ دانی سر حق را جاہلی

۸۔ "سد الابواب" حدیث عـ۱۰ و عـ۱۱ مین ہے اس سے بھی شان مرتبت علی رض ہویدا ہے کہ مدینۃ العلم و دار الحکمت نے بارشاد رب العباد تمام ابواب کے بند کرنے کا حکم دیا اور مولنا مرتضے کہ باب العلم تھے آپکا دروازہ کُھلا رکھا۔ اور سوائے صوفیاء کرام کے اس رمز سے واقف کوئی نہین ہے۔ کہ وہ اس در کے دربان ہیں۔

۹۔ "فانہ ممسوس فی ذات اللہ تعالےٰ" حدیث عـ۱۲ مین ہے اسکی تشریح علماء ظاہر سے نہین ہو سکتی ہان البتہ عاشقانِ خدا و مصطفے و محبان علی مرتضے کر سکتے ہین چنانچہ اُن کی تصانیف اسکے بیان سے اور اُنکا دل حُبّ علی سے لبالب ہے اشعار آئندہ ملاحظہ ہون

۱۰۔ "مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و راسہ فی حجر علی" حدیث عـ۱۳ مین ہے کہ آنحضرت کا انتقال حجر علی کرم اللہ وجہہ مین ہوا۔

اس مین علماء ظاہر و علماء باطن مین اختلاف ہے وہ بخاری و مسلم کی حدیث کو مقدم رکھتے ہین اور کہتے ہین کہ آپ کا انتقال حضرت عایشہ کی گود مین ہوا۔

علماء باطن ظاہری قصوں پر دل نہین رکھتے وہ اس پر جمے ہوئے ہین جو کہ انہین کشف کی راہ سے معلوم ہوا ہے۔ اس سے شان علی مین سر مو فرق نہین آتا

اور نہ آپکے وصی ہونے پر کوئی اثر پڑ سکتا ہے

۱۱- عہد الی علی سبعین عہداً حدیث ۱۴۴ میں ہر

اس قصے کے مذاکرے سے کہ اصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان رہتا تھا اِس سے واضح ہے کہ حضرت علی مرتضےٰ جناب ختمی مرتبت کے یقیناً ولی عہد تھے اور صوفیائے کرام نے آپکی شان مین جملہ حق و برحق لکھا ہے اور آپکی شان کے موافق و مطابق لکھا ہے سر مو مبالغہ نہین کیا علمائے ظاہر کہ باطنی علوم سے غیر ماہر ہین اور بحث و مباحثہ انکا شیوہ ہے اسواسطے وہ یک طرف کا پارٹ لے لیتے ہین تحقیق کی جانب مایل نہین ہوتے۔

صوفیون کی حدیثون اور روایتون کو قدیم سے علمائے ظاہر نے وقعت کی نگاہ سے کبھی نہین دیکھا اور صوفیون کو مدام مورد طعن ٹھہرایا اور موقعہ پاکر دار پر کھنچوایا اور قتل کرایا ہے اِسوجہ سے صوفی علمائے ظاہر سے مقابلہ نہین کرتے اور اپنے خیالات مین مدام مجذوب رہتے ہین اور مین نے اس باب مین فضایل منقبت علی کو کہ صوفیہ کرام سے منقول ہین نقل نہین کیا بلکہ علماء ظاہر کی روایات کو لکھا ہے کیونکر اس سے بھی وہ تمام خوبیان عیان ہین جو کہ مقصود بالذّات اور کتب صوفیہ مین نمایان ہین اور علمائے ظاہر و علمائے باطن مین فرق بیّن ہے کہ وہ فقط ظاہری معنون سے واقف ہین باطنی معانی سے آگاہ نہین اور علمائے باطن ہردو سے خبردار ذیل کی حدیث ملاحظہ ہو

"ان للقرآن ظھراً و بطناً و لبطنہ بطناً الی سبعۃ ابطن و فی روایۃ الی سبعین بطناً"

حرف قرآن را مدان کہ ظاہر ست	زیر ظاہر باطنی ہم قاہر ست
زیر آن باطن یکے بطنِ دگر	خیرہ گردد اندرو فکر و نظر
زیر آن باطن یکے بطنِ سوم	کہ درو گردد خردہا جملہ گم
بطنِ چہارم از نبی خود کس ندید	جز خدائے بے نظیرے بے ندید
ہم چنین تا ہفت بطن اے بوالکرم	می شمر تو زین حدیثِ معتصم
تو ز قرآن اے پسر ظاہر مبین	دیو آدم را نہ بیند غیر طین
ظاہرِ قرآن چو شخصے آدمی ست	کہ نقوشش ظاہر و جانش خفی ست
مرد را صد سال عم و خال او	یک سر موے نہ بیند حال او

(مثنوی شریف)

دوسرا باب

اُن حدیثون کے بیان مین جو کہ حضرت علی رضؓ کے وصی ہونے پر دال ہین

پہلی حدیث۔ "ان اخی ووزیری وخلیفتی من اہلی وخیر من اترک بعدی یقضی دینی وینجز موعدی علی رواہ ابن حبان عن انس مرفوعاً"

ترجمہ صحیح ابن حبان مین حضرت انس سے مرفوعاً آیا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا بھائی میرا وزیر میرا خلیفہ میرے اہل مین میرے بعد سب سے بہتر جو میرا قرض ادا کریگا میرے وعدے پورے کریگا علی رض ہے۔

دوسری حدیث۔ وصیی وموضع سری وخلیفتی فی اہلی وخیر من اخلف

بعدی علی۔ رواہ ابن ناصر عن سلمان رضؓ مرفوعاً ورواہ ابن حبان بنحوہ۔ و رواہ الحاکم عن بریدہ مرفوعاً ترجمہ حضرت سلمان فارسی سے ابن ناصر نے اپنی مسند مین اور ابن حبان نے اپنی صحیح مین اور حضرت بریدہ سے حاکم نے اپنی صحیح مین مرفوعاً نقل کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا وصی میرے اسرار کا محل میرے اہل مین خلیفہ اور سب سے بہتر جسے مین بعد مین چھوڑونگا علی رضؓ ہے۔

تیسری حدیث۔ ورواہ الازدی بلفظ سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وصیہ فقال من کان وصی موسی قال یوشع بن نون قال فان وصیی ووارثی یقضی دینی وینجز موعدی خیر من اخلف بعدی علی ترجمہ ازدی نے نقل کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے وصی کی بابت دریافت کیا گیا تو آپ نے پوچھا کہ حضرت موسے کا وصی کون تھا عرض کیا کہ حضرت یوشع بن نون آپنے فرمایا کہ میرا وصی اور وارث قرض ادا کرنے والا وعدہ بھرنے والا بہترین خلفا میرے بعد علی رضؓ ہے۔

چوتھی حدیث۔ وصیی علی ابن ابی طالب رواہ العقیلی ورواہ الحاکم عن بریدہ مرفوعاً۔ ترجمہ عقیلی اور حاکم نے حضرت بریدہ رضؓ سے مرفوعاً نقل کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا وصی علی ابن ابوطالب ہے

صحیح ابن حبان وصحیح مستدرک مین بہت سی حدیثین مرفوع مروی ہین جس طرح تخریجات عراقی مین امام غزالی کی بیان کردہ حدیثون پر جرح کی گئی ہے نیز جیسا کہ مثنوی شریف مین لکھی ہوئی حدیثون کو ظاہری علمانے غیر معتبر قرار دیا ہے ویسے ہی

ابن جوزی اور حافظ اور محمد علی شوکانی وغیرہ نے صحیح ابن حبان اور صحیح مستدرک
کی حدیثون کو مجروح ٹہرایا ہے کسی کو کسی شیعے کی بنا ہوئی اور کسی کو کسی واضع
کی وضع کی ہوئی قرار دیا ہے م م علماء کشف و الہام سے نہین ہین اسواسطے صوفی ان
کی اس جرح و تعدیل کی مطلق پرواہ نہین کرتے بلکہ اپنے صوفیاء کرام کی پیروی کرتے
ہین کہ وہ ظاہری قیل و قال کے پابند نہ تھے بلکہ صاحب کشف و حال اور خزانہاے
علم باطن سے مالا مال تھے

اور لفظ وصیت کا مفہوم وہی لیتے ہین جو کہ اصحاب باطن
نے لیا ہے نیز اوسکے نئے معنے نہین گھڑتے جیسا کہ القاموس وغیرہ کے مصنفون نے گھڑے
ہین بلکہ اُسی کی پیروی کرتے ہین جو کہ کتب متداولہ مین درج اور صوفیاے کرام سے
مروی ہین و من اصدق منھم قیلاً ۰ مثنوی شریف مین ہے۔

از حدیث شیخ جمعیت رسد		تفرقہ آرد دم اہلِ حسد
پس ریاے شیخ بہ زاخلاص ما		کز بصیرت باشد آن واین زعمے
گر بگویم آنچہ او دارد نہان		فتنۂ افہام خیزد در جہان

تیسرا باب

عالی حضرات صوفیاے کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے اقوال کے بیان مین
اس باب مین دو فصلین ہین فصل اوّل مین وہ اقوال ہین کہ جن سے حضرت علی کی

شان بعد از شان حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم بالا و برتر ثابت ہوتی ہے فصل دویم مین وہ اقوال ہین کہ جنمین آپکی نسبت لفظ وصی بصراحت موجود ہے ۔

فصل اول

ولی مادر زاد حضرت محمد ملک داد مذکور آیات قرآنی و احادیث رسولِ یزدانی سے استنباط کر کے آپکی مدح سرائی مین اس طرح رقمطراز ہین کلیات ردیف الف ملاحظہ ہو

قلب تو کے شود انورے از علوم حق	تا نشناسیش یقین مالکِ ملکِ ائمہ
مالکِ ائمہ علی منشی قُل کفی علی	عالم سرہا علی زانکہ علی ست باوفا
صاحب اتقیا علی قادر لافتےٰ علی	حاضر ہل اتے علی زانکہ علی ست مرتضیٰ
زندہ جاودان علی آمر کون و مکان علی	راحتِ جسم و جان علی زانکہ علی ست اولیا
شاہِ ولایت ست او جام شہادت ست او	عین ہدایت ست او مونسِ جانِ انبیا
ناصرِ انبیا علی حاضرِ اولیا علی	ناظرِ کبریا علی تا نہ کنی تو ماجرا
نکتۂ ہا و ہو علی خازنِ لا و ہو علی	در ہمہ شئے ہو علی زانکہ علی ست از خدا
نور علی ست بیکران لطف علی ست جاودان	سرِ علی ست بے گمان گفتِ خدا مصطفیٰ

کلیات مذکور کے صـ۱۰۱ و صـ۱۰۲ مین ہے ۔

آفتابِ وجود اہل صفا	وان امام مبین و ولی خدا
آن امامیکہ قایم ست بحق	در زمین و زمان و ارض و سما

عالم وحدت ست مسکن او
او برون از صفاتِ مافیہا

اوست جانِ حقیقتِ انسان
جملہ فانی و جان بود برجا

جنبش او بود زحیِّ قدیم
گردشِ او بود بگرد لقا

ہست باقی چو ذات خالق خلق
دان صفاتش علی عالی را

نیست خالی صفات حق از ذات
ہست ممسوس او بذاتِ خدا

اوست آن کنج مخفی لاہوت
کہ زحق او بحق شدہ پیدا

نقد آن کنج علم بے پایان
ہست مقصود آن علی علا

حکمتِ او جز او نداند کس
کو حکیم ست و عالم اشیا

اوّل او بود بلا اوّل
آخر او بود بلا اُخرے

ناصر الانبیا اوست بحق
اولیا راست دیدہ بینا

او بحق حاضر ست در کونین
تو یقین دان کہ اوست بدرِ دجے

بود از نور او دلِ آدم
زان شدہ تاج مظہر اسما

نوح ازو یافت آنچہ می طلبید
تا رسیدش بمنزل علیا

شیث در جم بدید نور علی
گشت واقف ز عالم اعلے

یافت طوفان غیرت اندر دہر
نوح ناجی کہ رستہ شد زبلا

کرد ذکرش خلیل با خلت
تا کہ شد نار لالۂ حمرا

جملہ نسرین و سنبل و گل شد
نار نمرود بر خلیل خدا

روبرو کردو کرد اسماعیل — خویش قربان کبش او بصفا

یاد او کرد یوسف اندر چاه — تا گرفتش سریر مصر آرا

بسکه نالید پیش او یعقوب — بوئے یوسف شمید وشد بینا

نور او دید موسیٰ عمران — گشت واله دران شب یلدا

از بعینے فتاده بُد بے خود — گشته مستغرق وصال ولقا

گفت یارب مرا نشانِ ده — گفت دادم ترا ید بیضا

بود با جمله انبیا در سر — بود با مصطفٰے علی جهرا

در شریعت درِ مدینهٔ علم — در حقیقت امیر هر دو سرا

سِرّ او دید سید کونین — در شب قرب در مقام دنے

از علی می شنید نطق علی — به علی جز علی نبود آنجا

رهروان طالب اند او مطلوب — ناطقان صامت اند و او گویا

علم جاوید شد برش روشن — کرو تحقیق سِرِّ ما او حے

گفت با امتان ز راه یقین — که علی است رهنمائے شما

صادقان جمله ره بدو دادند — کو امیرست و هادی و مولے

اول و آخر بود در دین — ظاهر و باطن او بود بخدا

تا بدانی تو رمز این معنی — تا رسی در ولایت والا

تا شود روشنت که عالی اوست — با من خواجه کم کنی غوغا

ما ہمہ ذرہ ایم او خورشید | ما ہمہ قطرۂ ایم او دریا

محشی تفسیر کشاف حضرت لسان الغیب کی کلیات مین سرِ مذکور کو

اِس طرح ظاہر فرمایا ہے ؎

بقدریکہ آثار صنع کرد اظہار | سپہر و مہر و مہ و سال و لیل و نہار
مدارِ سیر کواکب بامرِ کُن فیکون | قرار داد برین طاق گنبد دوار
ز ہفت کوکب سیارہ و دوازدہ بروج | کنند سیر مخالف کواکب سیار
نُہ آسمان ز ملایک بامرِ حق مشغول | بسجدہ درکہ بہ تسبیح و ذکر استغفار
چہار عنصر از و مختلف پدید آورد | مدار آتش و آب و غبار و خاک بحار
قرار داد ببالاے خاک باد و آتش | گرفتہ کوہ ز زمین درمیانِ آب قرار
بدوستی ولی و نبی اساس نہاد | جہان و ہرچہ درو ہست خالق جبار
اگر نہ ذات نبی و ولی بدے مقصود | جہان بکتم عدم رفتے ہمچو اوّل بار
نوشتہ بر درِ فردوس کاتبانِ قضا | نبی رسول و ولی عہد حیدر کرار
امام جنی و انسی علی بود کہ علی | ز کل خلق فزون ست از صغار و کبار
ز نام اوست معلق سما و کرسی و عرش | ز ذات اوست مطبق زمین بدین ہنجار
علی امام و علی امین و علی ایمان | علی امین و علی سرور و علی سردار
علی عزیز و علی عزت و علی افضل | علی لطیف و علی انور و علی انوار
علی ست فتح و فتوح و علیست راحت روح | علی ست فاضل و افضل علی سر و سردار

علی علیم و علی عالم و علی اعلم
علی حکیم و علی حاکم و علی گفتار

علی نصیر و علی ناصر و علی منصور
علی مظفر و غالب علی سر و سردار

علی سلیم و علی سالم و علی مسلم
علی قسیم قصور علی سنت قاسم نار

علی صفی و علی صافی و علی صوفی
علی وفی و علی صفدر و علی سردار

علی نعیم و علی نائم و علی منعم
علی بود اسد اللہ قاتل کفار

علی ز بعد محمد زہر چہ ہست ہست
اگر تو مومنِ پاکی نظر دریغ مدار

بحق نور محمد بآدم و بہ خلیل
بحق شیث و شعیب و بہودکم آزار

بحق یوسف و یعقوب و یحییٰ و لقمان
بحق نوح نجی درمیان دریا بار

بحق عزتِ توراتِ حرمتِ انجیل
بحق جمع زبور بحق روزِ شمار

بحق دانش اسحاق و شوق اسمٰعیل
کہ در رضائے خدا کرد جان خویش نثار

بحق یوشع و الیاس و لوط و اسکندر
بحق نغمۂ داود و صوتِ خوش گفتار

بحق مہر سلیمان و زہد ابراہیم
بحق عیسےٰ و موسےٰ و یونس غمخوار

بحق قوت جبریل و صُور اسرافیل
بحق قابض ارواح و رہین دیسار

بحق حامل عرش و بقرب میکائیل
بحق چہار کتاب ستودہ جبار

بحق جملہ قرآن بہ صحف ابراہیم
بحق جملہ مردانِ واقف اسرار

بحق سوزِ فقیرانِ بے گنہ در بند
بحق زاری پیرانِ خوار و زار و نزار

بحق دین محمد بخونِ پاک حسین
بحق مردم نیک و مہاجر و انصار

کہ نیست دین ہدیٰ را بقول پاکِ رسول	امام غیر علی بعد از احمد مختار
بدشمنان منشین حافظا تو لاکن	نجات خویش طلب کن بجان ہشت و چار

اجناب مولینا و بالفضل اولینا ابو عبید اللہ سید محمد فاضل بن سید احمد بن سید الحسینی الترمذی الاکبرآبادی اپنی کتاب مخبر الواصلین مین تحریر فرماتے ہین ؎

آنکہ او زیب ہل اتے آمد	نفس پیغمبر خدا آمد
ابتدائے ولایت ست باد	انتہائے خلافت ست باد
آنکہ یعسوب دین پیغمبر	کنیت او ابوالحسن بشمر
بخدا خلق واصل ست باد	انتہائے سلاسل ست باد
ساقی حوض کوثر ست علی	ہادی روز محشر ست علی
ہمہ را التجا بحضرتِ اوست	ہمہ را آرزو بخدمت اوست
شہر علم ست ذات پیغمبر	درِ آن شہر مرتضےٰ حیدر
شاہِ شاہان علی است در کونین	ماہِ تابان علی ست از نورین
ہر کرا حب علی مرتضےٰ بنود	بے شک او عارف خدا بنود
از علی میتوان علی را یافت	از علی این سخن توان بشناخت
باب جنات را از و مفتاح	طاق لاہوت را از و مفتاح
خلق را بود رہنما بخدا	کرم اللہ وجہہ ابدا

کتاب مخبر الواصلین کے نام مین اسکی تصنیف کی تاریخ ۱۰۲۰ھ موجود ہے

۲ لسان الغیب خواجہ حافظ صاحب مذکور کی کلیات ردیف تا مین ہے

آنکہ مصباحِ ضمیرش نور چشم اولیاست	وانکہ بر ابواب علمش مہر ختم انبیاست
عقل او دیباچہ فہرست ابواب علوم	عدل او سرنامہ احکام دیوان قضاست
ہم بصورت بر سپہر انت منی آفتاب	ہم بمعنی بر سر تخت سلونی بادشاست
ور شکار بیشہ دین آنکہ بر شیران روم	قوت سرپنجہ اش غالب بود شیر خداست
آبروے باغ عدل از منبع مولا علی است	فتح باب دین ز مفتاح علی با بہاست
درمیان قرب دو گیسو بموئے فرق نیست	ور کسے فرقے نہند چون شانہ ور خور د قفاست

ان اشعار کا ہر ایک مصرعہ احادیث نبوی سے مملو ہے۔

۳ جناب حامئ دین متین سید المرسلین نواب مولوی عبد العزیز خان بن نواب حافظ سعادت یار خان بن نواب حافظ محمد یار خان بن جناب حافظ الملک نصیر جنگ حافظ رحمت علی خان صاحب بریلوی اپنی کتاب دیوان عزیزی مین ارقام فرماتے ہین (یہہ کتاب ۱۳۱۱ھ ہجری مین شوکت الاسلام لکھنؤ مین چھپی ہے اور قصیدہ کا ہر ایک فقرہ مضامین احادیث سے پر ہے ؎

حیدر صفدر علی ابن ابی طالب کہ ہست	اولیا را پیشوا و انبیا را یادگار
در معارک سر فگن در طاق کعبہ بت شکن	گاہ بر دلدل گہے بر دوش پیغمبر سوار
ہم رسول مجتبےٰ را در مہالک سر فگن	ہم بتول پارسا را در مصائب غمگسار

هم برائے کشتی آل محمد بادبان — هم برائے چشمهٔ فیض الهی آبشار
آنکه از من کنت مولا رتبه اوشد عیان — آنکه شد از انت منی منصب او آشکار
آنکه اصحاب نبی را از علومش اکتساب — آنکه آل مصطفے را از وجودش افتخار
پله میزان زورش لا فتے الا علی — جوهر شمشیر او لا سیف الا ذو الفقار
مومنان را حب او از فتنهٔ محشر پناه — حاملان را نام او از لشکر شیطان حصار
مصطفے شهر علوم و مرتضے باب علوم — هر کسے از در نشد در شهر کے یابد گزار
گفت چون پیغمبر برحق که حق همراه اوست — اهل حق را شد امام و دور حق را شد مدار

جناب مولینا شیخ محمد صاحب تهانوی اپنی مثنوی مین رقمطراز هین ؎

فتح شد خیبر چنان از دست قدر — فتح باب صدر دان از صدر صدر
طرز تلقینش که مروی از علی ست — بشنو از من کاصل و رشد هر ولی ست
چون بحکم فاتح باب هدا — کرد حیدر بند چشمان و زا
سه کرت اثبات و نفی پر فشار — کرد تلقینش رسول کردگار
وز ره سینه بسینه ریخت آن — در دهم دیگر چه جز عشقش نشان
فتح صدر مرتضے چون داد رد — آنت منی گفته شد در شان او

حضرت امام المسلمین ابو النصر احمد جام عرف زنده پیل ابن ابو الحسن صاحب دیوان احمد جام جنکی پیدایش سن ۴۴۱ هجری مین هوئی اور سن ۵۶۲ مین وصال پایا هے وه اپنے دیوان مین اس طرح رقمطراز هین ؎

زبان برکشایم بشکر ست در
که ذات کمالش ز نقصانست دور

نکرده رسولانش فسق و فجور
که خلقان ز خاک اند و ایشان ز نور

چو خواهد شدن زنده اہلِ قبور
در آن دم چہ گوید خدائے غیور

علی علی علی علی

مخزن علم و فتوت بحر جود و کانِ عدل
آنکہ بالائے فلک اورا نوا باید زدن

حیدرے کو ہست دریائے کرم کانِ سخا
نغمہ در وصف علی شیر خدا باید زدن

لافتا الا علی لا سیف الا ذوالفقار
ہردم از فہم از صفاتش ہل اتےٰ باید زدن

گر نجاتِ آنجہان مطلوب داری اے عزیز
دست در دامانِ آل مصطفےٰ باید زدن

از برائے تیغ جانِ عزیز مرتضےٰ
ہر زمان از سوز باطن نالہا باید زدن

خارجی را اعتبارے نیست اندر قول و فعل
بیخ بد کیشانِ شاخ زادہ را باید زدن

لسان الغیب حافظ شیرازی ردیف شین میں فرماتے ہیں سہ

اے دل غلام شاہ جہان باش و شاہ باش
پیوستہ در حمائت لطف الہ باش

از خارجی ہزار بیک جو نمی خرند
گو کوہ تا بکوہ منافق پناہ باش

چون احمدم شفیع بود روزِ رستخیز
این تنِ بلاکش من پر گناہ باش

آن را کہ دوستی علی نیست کافرست
گو زاہد زمان و گو شیخ راہ باش

امروز زندہ ام بولائے تو یا علی
فردا بروح پاک امامان گواہ باش

حافظ طریق بندگی شاہ پیشہ کن
وانگاہ در طریق چو مردان راہ باش

سرتاج الاولیا والعلما مولینا روم رح مثنوی شریف کے دفتر اول مین یہہ درفشانی کرتے ہین ؎

از علی آموز اخلاص عمل ‏ ‏ شیر حق را دان منزہ از دغل
او خداوند اخت برروے علی ‏ ‏ افتخار ہر نبی و ہر ولی
اے علی کہ جملہ عقل و دیدۂ ‏ ‏ شمۂ واگو از آنچہ دیدۂ
تیغ حلمت جان مارا چاک کرد ‏ ‏ آب علمت خاک مارا پاک کرد
بازگو اے باز عرش و خوش شکار ‏ ‏ تا چہ دیدی این زمان از کردگار
چشم تو ادراک غیب آموختہ ‏ ‏ چشمہاے حاضران بردوختہ
عالم از ہجدہ ہزارست و فزون ‏ ‏ ہر نظر را نیست این ہجدہ زبون
راز بکشا اے علی مرتضےٰ ‏ ‏ اے پس سوء القضا حسن القضاء
یا تو واگو آنچہ عقلت یافت ست ‏ ‏ یا بگویم آنچہ بر من تافت ست
از تو بر من تافت چون راز نہان ‏ ‏ می فشانی نور چون مہ ہر زمان
چون تو بابی آن مدینۂ علم را ‏ ‏ چون شعاعی آفتاب حلم را
باز باش اے باب بر جویاے باب ‏ ‏ تا رسند از تو قشور اندر لباب
باز باش اے باب رحمت تا ابد ‏ ‏ بارگاہِ مَا لَہٗ کُفُواً اَحَدٗ

لسان الغیب حافظ شیرازی رح علیہ کی رباعیات مین ہے ؎

نورش ز خدا در ہمہ حالات جلی ست ‏ ‏ اندر دو جہان ناظر احوال علی ست

ایدل بجہان طالب یارانش شو ‌‌ درویش محمدست و ابدال علی ست

چون علی را دوست میداری زجان ‌‌ بگذر از جملہ خیالاتِ جہان

از محبت مرتضےٰ بے بغض وکین ‌‌ پیش حق با امام المرسلین

نیست در دل ہر کرا حب علی ‌‌ ہست او مردود نزدِ ہر ولی

ہر کہ در قرب علی ماند قبول ‌‌ گشتِ مقبولِ خداوند و رسول

چیست قرب مرتضےٰ قرب خداست ‌‌ گر ترا در جان و دل نور صفاست

پیشوائے مقبلان باصفا ‌‌ تکیہ گاہ عاشقان باوفا

جناب خان بہادر پیر زادہ مظفر احمد صاحب متخلص بہ فضلی قریشی نقشبندی آفاقی ہمی پنشنر ڈپٹی کلکٹر محکمہ نہر پنجاب عم فیضہ مدظلہ نے حال مین مثنوی راز بے خودی طبع کرائی ہے اس مین ذیل کے اشعار ارقام فرمائے ہین ۔

اسماء علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہٗ

قبلۂ دین کعبۂ ایمان علی ‌‌ خازنِ گنجینۂ عرفان علی

آنکہ نام او شہِ مردان بود ‌‌ پنجہ اش سرپنجۂ یزدان بود

آنکہ در تورات نامش ایلیاست ‌‌ وانکہ در عالم امام اولیاست

آنکہ در انجیل بریا نام اوست ‌‌ در زبور اریادم فرجام اوست

آنکہ در عرش ست نام او معین ‌‌ نزد رضوان شد خطاب او امین

آنکہ نامش برفراز آسمان	ہست شمسائیل در قدسی زبان
آنکہ او ابن ابی طالب بود	در دو گیتی بر ہمہ غالب بود
حیدر و صفدر و شہ دلدل سوار	شیر یزدان قوت پروردگار
نام حق می ست واو حق را درست	نام پاک او ازین رو حیدر ست
مہر خوان او ز یزدان بو تراب	رافع اعلام حق فصل الخطاب
در دو گیتی بیکسان را یاور ست	فاتح خیبر قسیم کوثر ست
از تولایش کہ ایمان من ست	جوہر آئینہ احسان من ست
با دم دود ولایش زندہ ام	بندہ ام تا زندہ ام تا بندہ ام

فصل دوم

اُن اقوال کے بیان مین کہ جن مین لفظ وصی وارد ہے۔

(۱) سند الفقہاء و المحدثین سید الشعراء و المصنفین حضرت حکیم سنائی غزنوی رحمۃ اللہ علیہ صاحب حدیقہ کی کلیات مین امام ہشتم حضرت موسے رضا علیہ السلام کی مدح مین ذیل کے شعر درج ہین ؎

ہم فر فرشتہ کردہ جلوہ	ہم روح وصی دراو بجولان
از خاتم انبیا درو تن	از سید اوصیا درو جان
آنکہ پدرت وصی احمد	نبییست مرا بحسب مکان

(۲) مولینا محمد فایق صاحب مصنف تصانیف کثیرہ کے پیر و مرشد حضرت شاہ نیاز احمد صاحب بریلوی اپنے دیوان فارسی مین فرماتے ہین ؎

زہے عز و جلال بوترابی فخر انسانی
علی مرتضےٰ مشکل کشائے شیر یزدانی

ولی حق وصی مصطفےٰ دریائے فیضانی
امام دو جہانی قبلۂ دینی و ایمانی

امیر کشوری قنبری شہ اقلیم عرفانی
خدا گوئی خدا بینی خدادانی خداشانی

براہ حق نمائی ناقہائے کاروانش را
نباشد جز ہدائے او کسے دیگر ہدیٰ خوانی

پیمبر بر سر منبر نشستہ و خواند مولائش
کہ تا مولائیش را باشد اندر خلق برہانی

نیاز اندر قیامت بے سر و سامان نخواہی شد
کہ از حب و تولائے علی داری تو سامانی

آپکے اردو کے دیوان مین ہے ؎

الٰہی بحق نبی امام
علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام

بحق امام علی مرتضےٰ
وصی نبی و ولی خدا

بفضل علی جماعۃ المومنین
لِئَلّا یکونوا من الضآلین

(۳) حضرت مولینا بو علی قلندر صاحب مشہور بہ شاہ شرف پانی پتی اپنی ایک مثنوی مین فرماتے ہین ؎

بہر دین دل کند از دنیا علی
آن علی والیِ ملکِ نبی

آن وصی مصطفےٰ شیر خدا
آن علی زوجِ بتولِ پارسا

زال دنیا را چنان زد پشت پا
تا نیاید در نکاح اولیا

مشتے از خروارے عرض خدمت ہے زیادہ کے لیے طالب کتب صوفیائے کرام ملاحظہ فرمائین اس مختصر مین اس سے زیادہ کی گنجائش نہین ہے۔

چونکہ اشعار متذکرہ بالامین احادیث مرقومتہ الصدر کی تشریح حد سے زاید ہوچکی ہے اسواسطے مین نے اِن پر کچھ نہین لکھا ناظرین معاف فرمائین۔

چوتھا باب

سلاسل کے بیان میں

ہندوستان مین صوفیون کے زیادہ زبردست فرقے اِسوقت حسب ذیل ہیں قلندریہ قادریہ چشتیہ سہروردیہ نقشبندیہ اور اِن پانچون سلسلون کے اذکار و اشغال جداگانہ ہین اسوجہ سے ان مین ایک حد فاصل ہے جو ایک سے ایک کو جدا کرتی ہے پھر اِن خاندانون سے جو شعبے پیدا ہوئے ہین وہ بے شمار ہین جنکی تفصیل کی یہان ضرورت نہین ہے جب ہم ان کے سلاسل و پیران طریقت پر نظر ڈالتے ہین تو ان سب کا اوّل پیر حضرت مولینا مولی المومنین حضرت علی کرم اللہ ہی نظر آتے ہین اور آپ ہی کی ذات سے اس فیض کا جاری ہونا ثابت ہوتا ہے اسناد ذیل ملاحظہ ہون

سلسلۂ عالیہ قادریہ

شیخ عبد القادر گیلانی از ابوسعید مخزومی رح اوشان از ابوالحسن ہنکاری رح اوشان از ابوالفرح طرطوسی رح و اوشان از عبدالواحد یمنی رح و اوشان از ابوبکر

شبلی رح واوشان ازجنید بغدادی رح واوشان از سری سقطی رح واوشان از معروف
کرخی رح واوشان از داؤد طائی رح واوشان از حبیب عجمی رح واوشان از حسن
بصری رح واوشان ازعلی کرم اللہ وجہہ۔

حضرت معروف کرخی نیز از امام علی موسےٰ رضا رح واوشان از امام جعفر رح
واوشان از امام محمد باقر رح واوشان از علی زین العابدین رح واوشان از امام
حسین علیہ السلام واوشان از علی بن ابوطالب کرم اللہ وجہہ فیض یافت۔

سلسلہ عالیہ چشتیہ

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح از شیخ عثمان ہارونی رح از شیخ شریف
زندنی رح از شیخ قطب الدین مودود چشتی رح از خواجہ ناصر الدین ابویوسف رح
از خواجہ ابو محمد رح از خواجہ ابواحمد ابدال رح از شیخ ابواسحاق شامی رح از شیخ
ممشاد دینوری رح از ہبیرہ بصری رح از حذیفہ مرعشی رح از شیخ ابراہیم ادہم رح
از شیخ فضیل بن عیاض رح از شیخ عبدالواحد بن زید رح از امام حسن بصری رح
از امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ فیض حاصل کرد۔

سلسلہ علیہ سہروردیہ

شیخ شہاب الدین سہروردی رح از عبدالقادر سہروردی رح از شیخ ابوحفص سہروردی رح
از مخدوم محمد بن عبداللہ از شیخ ابواحمد اسود دینوری رح از شیخ ممشاد دینوری رح
از جنید بغدادی رح از شیخ سری سقطی رح از شیخ معروف کرخی رح از شیخ داؤد طائی رح

از خواجہ حبیب عجمی رح از امام حسن بصری رح از علی کرم اللہ وجہہ فیض یافت

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ

حضرت بہاؤالدین نقشبند رح از امیر کلال رح از بابا سماسی رح از علی رامیتنی
از خواجہ محمود فغنوی از خواجہ محمد عارف ریوکری رح از خواجہ عبدالخالق غجدوانی رح
از خواجہ یوسف ہمدانی رح از خواجہ علی فارمدی رح از خواجہ ابوالحسن خارقانی رح
از خواجہ بایزید بسطامی رح از روحانیت امام جعفر الصادق علیہ السلام از امام باقر علیہ السلام
از امام زین العابدین علیہ السلام از امام حسین علیہ السلام از علی کرم اللہ وجہہ فیض یافت

سلسلہ علیہ قلندریہ

حضرت شیخ عبدالقدوس قلندر رح از حضرت شیخ عبدالسلام رح از شیخ
محمد رح از شیخ قطب الدین رح از سید نجم الدین رح از سید خضر رومی رح از خواجہ حبیب البصری
مکی رح از علی کرم اللہ وجہہ فیض یافت۔

ان شجروں کی مطالعہ سے ہر شخص معلوم کرلیگا کہ ان سلسلوں مین صوفیائے
کرام (تمام دنیائے اسلام) مسلسل ہین مسلمان مردہ و زندہ سب انہی سلسلون کی
کڑیاں ہین کوئی امام موسے کاظم رح کوئی امام موسے رضا سے کوئی امام جعفر الصادق سے
کوئی امام محمد باقر سے کوئی امام زین العابدین سے کوئی امام حسین علیہ اسلام سے
اپنا پیوند رکھتا ہے آخر اوپر جاکر سب سلک علی مین منسلک ہوجاتے ہین اسی واسطے
حضرت شیخ محمد صاحب تہانوی نے اپنی مثنوی مین فرمایا ہے ؎

دار داز گیسوئے حیدر سلسلہ مہتد او مقتد او مرتضٰے	وین مبارک سلسلہ در سلسلہ کانست پیر اول واصل وِ لا

گروہ صوفیائے کرام میں یہ سنت قدیم الایام سے جاری ہے کہ پیر اپنے مریدوں میں سے جسے اہل جانتا ہے اپنا خلیفہ بنا دیتا ہے اور وصی گردانتا ہے چنانچہ اس وقت بھی اسی سنت پر عمل ہے اور قیامت تک جاری رہے گا کیونکہ یہ سنت الٰہیہ ہے اور تحت آیہ شریفہ - اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃ ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنا وصی اور خلیفہ بنایا تھا ویسے ہی صوفیائے کرام اپنے پیارے متبع کو اپنا جانشین اور وصی بنا دیتے ہیں - اسی سنت کے موافق اگر الوقاص کا مصنف کسی کا مرید ہے تو اُس کا پیر بھی ضرور ہی کسی کا وصی اور خلیفہ ہوگا اور وہ اُسے ضرور ہی وصی اور خلیفہ مانتا ہوگا پھر بڑے افسوس اور حیف کی بات یہ ہے کہ اپنے پیر کو اپنے روحانی جد کا خلیفہ اور وصی مانیں اور پیر پیران کو اپنے پیر کا وصی اور خلیفہ نہ مانیں - ع برین عقل و دانش بباید گریست بالفرض آفتاب رشد و ہدایت امام اوّل حضرت علی وصی نہیں تھے تو خلیفہ بھی نہیں ہوں گے کیونکہ جو وصی نہیں ہوتا وہ خلیفہ بھی نہیں ہوتا - پس دفتر ولایت اسلام کہ نگین علی کرم اللہ وجہہ سے مزین ہے باطل ہے اگر اسی بات پر الوقاص نے زور لگایا ہے تو آپ نے شیعوں اور بوہروں کے عقاید پر تبر نہیں چلایا بلکہ تمام دنیائے اسلام کے صوفیوں کے عقاید و سلاسل کی جڑ کاٹ ڈالی اور اس پر وہی مثل صادق آئی کہ ؎

خداوند بستان نگہ کرد و دید	یکے بر سر شاخ بن مے برید

نہ با من ولیکن بخود می کنند	بگفتا کہ ایں شخص بد می کنند

الحاصل مذکورہ بالا اقوال صوفیا کے رو سے **احمر** صاحب کا دعویٰ ثابت ہوا کہ صوفیائے کرام حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا مرتبہ ذہبی اور وصی سے بالاتر مانتے ہیں اور الوقاص کا یہ کہنا کہ امام حسن بصریؒ سے سلسلہ تصوف شروع ہوتا ہے ان کے بعد بھی جس قدر صوفیائے کرام گذرے ہیں سب کا حال دیکھو تو کوئی بھی اس وصایت کا قایل نہیں بہت ہی اچھی طرح سے رد ہوا کہ حضرت علی اس سلسلے کے امام اول ثابت ہوئے اور وصایت کے قایل اور مرتبہ وصایت سے بالا و برتر ماننے والے بہت سے صوفی نکل آئے۔

دوسرا وہ کہ چلتی گاڑی میں **الوقاص** کے مصنف نے اٹکایا تھا یہ کے دباؤ سے پاش پاش ہوا زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں اور متعصبین کے تعصب کی حقیقت اس تھوڑی سی تحریر سے ضرورت سے زیادہ کھل گئی ناظرین اقوال صوفیا بچشم عبرت ملاحظہ فرمائیں حقیقت حال سب عیاں ہو جائیگی۔ حضرت مولانا لسان الغیب نے کیا اچھا تحریر فرمایا ہے ؎

چوں بخلوت می روند آں کار دیگر می کنند	واعظاں کیں جلوہ در محراب و ممبر می کنند
توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر می کنند	مشکلے دارم ز دانشمند مجلس باز پرس
کاین ہمہ قلب و دغل در کار داور می کنند	گوئیا باور نمی دارند روزے داوری
ہر زناں خرمہرہ را یاد برابر می کنند	آہ آہ از دست صرافان گوہر ناشناس
کاین ہمہ ناز از غلام ترک و استر می کنند	یا رب ایں نو دولتاں را بر خر خود شاں نشاں
کاین ہوسناکان دل و جاں جائے دیگر می کنند	خانہ خالی کن دلا تا منزل جاناں شود

بندۂ پیرِ خراباتم کہ درویشانِ او — گنج را از بے نیازی خاک بر سر می کنند

اے گدائے خانقہ باز آ کہ در دیرِ مغاں — می دہند آبے و دلہا را توانگر می کنند

آقائے نامدار مولٰنا فرید الدین عطارؒ نے اپنی مثنوی میں کیا اچھا لکھا ہے کہ ؎

الا اے در تعصب جانت رفتہ — گناہِ خلق در دیوانت رفتہ

ولے از ابلہی بر رزق و بر مکر — گرفتارِ علی گشتی و بوبکر

گہے ایں یک بود نزدِ تو مقبول — گہے آں یک بود از کار معزول

گر ایں بہتر وراں بہتر ترا چہ — چو حلقہ ماندہ بر در ترا چہ

ہمہ عمر اندریں محنت نشستی — ندانم تا خدا را کے پرستی

یقیں دانم کہ فردا پیشِ حلقہ — یکے گردند ہفتاد و سہ فرقہ

چہ گویم جملہ از زشت ار نکو شند — چو نیکو بنگری جویائے او شند

الٰہی نفس کافر را زبوں کن — فضولی از دماغ من بروں کن

دلِ ما را بخود مشغول گرداں — تعصب خوئے را معزول گرداں

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

تمت

قطعهٔ تاریخ تالیف رسالہ ہذا

از سخنور نازک خیال تاریخ نگار بے مثال سید محمود حسین صاحب شاداںؔ سہارنپوری
برادر اصغر جناب سید محمد حسین صاحب شوقؔ سلمہما اللہ تعالےٰ

علی مرتضیٰ حقا وصی مصطفیٰ باشد
عدوے او عدوے انبیا و اولیا باشد

بشانِ مرتضیٰ من کنت مولیٰ مصطفیٰ گفته
علی مولیٰ باین معنی که مولیٰ مصطفیٰ باشد

مدینه علم را احمد مسلم باب آن حیدر
زغیرِ در درونِ شهر رفتن ناروا باشد

ز دل یکسو نهاده کیں تو از چشم بصیرت بیں
علی افضل ترِ عالم بجز خیر الوریٰ باشد

علی حبه الجنة قسیم النار والجنة
امام الانس والجنة حبیب کبریا باشد

چه گویم وصف آں سرور چو شانش آں قدر برتر
که مداحش نبی باشد ثنا خوانش خدا باشد

بحمد الله مولانا ابو رحمت حسن صاحب
که شیخ وقت و پیرِ دهر و مردِ مهتدی باشد

در تصنیف وا کرده در تحقیق را سفته
ثبوتِ مدعا داده جزایش بر خدا باشد

ز قال الله و اخبار رسول الله عارف را
طریق عارفان بنمود مولیٰ رهنما باشد

بقولِ صوفیانِ پاک طینت صاف باطن
وصی مصطفیٰ بیشک علی مرتضیٰ باشد

بسالِ آں سروش غیب از روے ادب گفتا
علی المنت لله وصی مصطفیٰ باشد
۱۳ ۵ ۲ ۸

ازیں تحریر شاداں را پیاپے ساغر و صہبا
ز دستِ ساقیِ کوثر بعقبیٰ ہم عطا باشد

قطعه تاریخ تالیف از جناب عارف صاحب جبلپوری

بفضل حق نوشته شد رساله — که در ردِّ کلام زائغین ست
کجا دانند اینان در وصایت — احادیثے که از سلطان دین ست
گروهِ مدعیان نیک دانند (وصایت ۱۲) — که این تحریر برهان مبین ست
اگر از دیدهٔ انصاف بینند — نظر آید که دینِ حق همین ست
وگرنه این چه باشد خاص قرآں — کجا نافع زبهرِ منکرین ست
خوش است این مصرعهٔ تاریخ عارف — کلام حق هدًی للمتقین ست

قطعهِ تاریخ تالیف از مولفِ رسالهٔ هذا ۱۳۰۸ھ ۱۲

دریں دورے که دورِ آخرین ست — حفیظ الدیں مثالِ اوّلین ست
عزیز الدین فخرِ اولیں بود — حفیظ الدین فخرِ آخرین ست
پدر نور و پسر نورٌ علی نور — ازاں باعث نظام الدیں ازین ست
بلاشک کانَ عبداً صالحاً آں — یقیناً ایں یکے از محسنین ست
علیم و حافظ و حاجیِ حرمین — محبِ فقر و فخرِ عاملین ست
صدورِ صدر و صدرِ قوم و ملّت — کریم النفس و صدیق و امین ست
بهر ملکے بود زابدال شخصے — درونِ شهر ما قطبے همین ست
گروهِ بیکساں و خاکساراں — مدام از خرمنِ او خوشه‌چین ست
کند افتادگاں را دستگیری — خدا او را مددگار و معین ست
بظاهر تاجر و ایجنٹ و مرچنٹ — بباطن با اله العٰلمین ست

بفضلِ حق نوشتم ایں رسالہ ‌ ‌ ‌ کہ در شانِ امیر المومنین ست
بدو گفتم بگو تاریخِ تحریر ‌ ‌ ‌ بگفت اللہ لخیر الناصرین ست
جزاہ اللہ فی الدارین خیراً ‌ ‌ ‌ زجان و دل دعائے بندہ این ست

قطعہ تاریخ طباعت رسالہ ہذا

از نتائج افکار جناب عالی وقار مولانا محمد عبد الحمید صاحب حبیب سوداگر کلاہ جفت وغیرہ اڈیٹر رسالہ نظارہ میرٹھ

وہ صفا باطن ابو رحمت حسن ‌ ‌ ‌ علم سے ہے جن کے دنیا فیضیاب
خاص انھیں کی ہے یہ تالیفِ لطیف ‌ ‌ ‌ بے نظیر و بے مثال و لاجواب
یہ کتاب اک دفترِ تحقیق ہے ‌ ‌ ‌ دید کے قابل ہے اسکی آب و تاب
دیکھیے الفاظ کی جانب اگر ‌ ‌ ‌ ہر ورق روشن ہے مثلِ آفتاب
حُسن معنی کی صفت کیا کیجیے ‌ ‌ ‌ کر رہی ہے صاد چشمِ انتخاب
علم کا آئینہ ہے ایک ایک جزو ‌ ‌ ‌ فیض کا گنجینہ ہے ایک ایک باب
منتشر تھے جتنے اجزائے نکات ‌ ‌ ‌ ہوگئے یکجا ز روے اکتساب
ہے یہ نسخہ گنج معنی کی کلید ‌ ‌ ‌ راز مخفی کا نہو کیوں فتحِ باب
کیوں نہ آنکھوں سے لگائیں اہل دل ‌ ‌ ‌ اس میں شامل ہیں صفاتِ بوتراب
ہیں وصیِ مصطفےٰ میں مجتمع ‌ ‌ ‌ صوفیوں کے قول بے حد و حساب
اک ہدایت کا عجب چشمہ ہے یہ ‌ ‌ ‌ دے مولف کو خدا اس کا ثواب
میں نے جب چاہا کہ لکھوں سال طبع ‌ ‌ ‌ فکر سے دل کو ہوا کچھ اضطراب
دی ندا ہاتف نے لکھدے اے حمید ‌ ‌ ‌ کی ہے اب تحریر کیا اچھی کتاب
۱۳۳۹ھ

تمت